رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۲

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | اتوار ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۱۱ وفا ۱۳۶۱ ہش ۱۱ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۸ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج الرجی اور جسم پر نشانات نمودار ہو جانے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

خطبہ عید الفطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید بار بار آنے والی خوشی کو کہتے ہیں لیکن خوشی معمول سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے بعد ہی عطا کی جاتی ہے

خدا تعالیٰ مومنوں کے لیے انفرادی عیدوں کی طرح بار بار اجتماعی عیدوں کا بھی سامان کرتا ہے

رمضان کے مخصوص مجاہدہ کے بعد جو عید آتی ہے وہ ہر مومن کے لیے انفرادی نوعیت کی عید ہے

اسی طرح خدا تعالیٰ مومنوں کو اجتماعی قربانیوں کے بعد بار بار ترقیات عطا کر کے ان کے لئے اجتماعی عیدیں بھی لاتا ہے

خدا تعالیٰ اپنا کام کر رہا ہے وہ پہلے بھی ہمیں اجتماعی عیدیں عطا کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ

بتاریخ ۴ تبوک ۱۳۵۷ ہش مطابق ۴ ستمبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد فضل لندن:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"آج عید ہے۔ آپ کو اور ساری دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو عید مبارک ہو اور جو عید کی خوشیوں سے محروم ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے لیے بھی عید کی برکتوں کے سامان پیدا کرے۔

"عید" عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بار بار آنے والی خوشی۔ لغوی لحاظ سے اس سے زیادہ اس کے معنی نہیں۔ اسلامی اصطلاح میں بار بار آنے والی

تین عیدوں کا ذکر

ہے۔ ایک عید الفطر ہے۔ ایک عید النحر ہے۔ عید الفطر رمضان کے بعد آتی ہے جو آج ہم منا رہے ہیں۔ اور دوسری قربانیوں کی عید ہے جو حج کے موقع پر آتی ہے۔ اور تیسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر جمعہ بھی مومن کے لیے عید ہوتا ہے۔

پس عید اصطلاحی معنوں میں بار بار آنے والی خوشی کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری عید یہ ہے کہ مل جل کر خوشی منائیں اور اپنی طاقت اور استعداد کے اندر اچھے کھانے کھائیں، اچھے کپڑے پہنیں۔ اس میں

ایک سبق تو ہمیں یہ دیا گیا ہے

کہ حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر انسان کو کھانا بھی نہیں کھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ کھاؤ اس لیے ہم کھاتے ہیں اور یہ حکم خاص طور پر عید کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

وساطت سے ہم تک پہنچا ہے کہ خوشی کے موقع پر اچھے کھانے کھاؤ۔ مسلمانوں کے اجتماعی موقع پر اپنے خاندان میں، اپنے دوستوں میں اور اپنی جماعت میں خوشی مناؤ۔ عید مبارک دو۔ ایک دوسرے کی خوشی میں شامل ہو۔ پس عید کے دن ایک مسلمان کے لیے بڑی خوشی کا سماں پیدا کر دیا ہے۔

مختلف ذہنوں میں خوشی کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص اس لیے خوش ہوتا ہے کہ اس کے گھر بچہ پیدا ہو گیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے۔ اگر کوئی حدود کے اندر رہتے ہوئے بچے کی پیدائش پر خوشی منائے تو یہ جائز ہے اور لوگوں کے لیے

ایسی خوشیاں باعثِ برکت ہیں

بعض لوگ اس لیے بھی خوش ہو جاتے ہیں کہ اُن کے گھر بہت سا مالِ حرام آ گیا یہ اُن کی ذہنیت ہے اور کسی کے لیے خوشی کا ایک موقع یہ بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ اُس نے اپنے دشمن کو ہلاک کر دیا اور اس طرح اسلام جو زندگی دینے کے لیے آیا تھا، اس کا غلط استعمال بھی کیا اور اپنی غلط ذہنی اقدار کے نتیجہ میں اپنے لیے خوشی کا سامان بھی پیدا ہو گیا کہ ہمارا دشمن مارا گیا بغیر کسی قانون کے اور بغیر کسی قانونی جواز کے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

پس اگر دُنیا کے انسان مختلف وجوہات کی بناء پر خوشیاں مناتے ہوں تو ہمیں یہ سوچنا پڑتا ہے کہ ہم کس وجہ سے اپنی عید کی خوشی مناتے ہیں۔ جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لیے یہ جو خوشیاں رکھی گئی ہیں، ان کا تعلق ایسے موقع کے ساتھ ہے، ایسے ایام کے ساتھ ہے جن میں خاص طور پر

معمول سے زیادہ قربانیاں

خدا کے حضور پیش کی جاتی ہیں اور عام معمول سے زیادہ خُدا کی عبادتیں کی جاتی ہیں مثلاً ماہ رمضان ہے۔ مَیں بہت دفعہ پہلے بھی بتا چکا ہوں، اس میں بہت سی عبادتیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ یہ روزوں کا مہینہ ہے۔ ماہِ صیام ہے اس میں ہم روزے رکھتے ہیں۔ یہ خاص طور پر نوافل ادا کرنے کا مہینہ ہے اس میں ہم تراویح کی نماز پڑھتے ہیں جو اجتماعی صورت اختیار کر گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت نہیں۔ بلکہ

خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے ایک دفعہ لوگوں کو رات کے پچھلے حصہ میں دیکھا کہ وہ مسجد میں منتشر حالت میں نفل پڑھ رہے ہیں یعنی مسجد میں بکھرے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ خیال آیا کہ یہ اکٹھی نماز کی شکل میں اجتماعی دعائیں ہوں تو اس میں بھی ایک برکت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اور میرے خلفاء کی سُنّت کی اتباع کرو۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک نئی چیز سکھا دی جسے آپ نے نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ جاری کر دیا۔ کیونکہ آپ نے دیکھا کہ ایک ادھر سے دعاؤں کی آواز آ رہی ہے ایک اُدھر سے آ رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی آوازوں سے DISTURB ہوتے ہوں گے۔ اس لیے آپ نے اُن کو اکٹھا کر دیا اور اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے

تراویح کی نماز باجماعت

شروع ہو گئی۔ اور اس کا جواز جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اور میرے خلفاء کی سنت کی اتباع کرو۔ تو یہ زاید نوافل ہیں جو خاص طور پر رمضان میں پڑھے جاتے ہیں۔ بعض کمزور لوگ نہیں بھی پڑھتے۔ بہت سے لوگ سارا سال نوافل پڑھتے رہتے ہیں سوائے اس کے کہ بعض اوقات ان کو کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے، لیکن جو نہیں پڑھتے اُن کے لیے یہ ایک اچھا موقع ہے۔

رمضان میں لوگ صبح اُٹھتے ہیں چھوٹے بچے بھی اُٹھ جاتے ہیں۔ سحری کا انتظام ہو رہا ہوتا ہے۔ سحری کے وقت بڑی چہل پہل شروع ہو جاتی ہے۔ غرض

بہت سی نفلی عبادتیں

اکٹھی ہو گئیں۔ پھر کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت ہے جو دوسرے مہینوں میں نہیں ہوتی۔ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کا حکم ہے۔ پھر اپنے اخلاق کے محاسبہ کرنے کا خاص طور پر حکم ہے مثلاً کسی کو گالی نہیں دینی۔ سختی نہیں کرنی۔ اوّل تو کوئی مسلمان گالی دیتا ہی نہیں۔ اب بعض لوگ دینے لگ گئے ہیں۔ بہرحال سخت کلامی نہیں کرنی۔ پیار سے بات کرنی ہے۔ نرمی سے بات کرنی ہے۔ اخوّت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ بدخلقی نہیں دکھانی۔ تیوری نہیں چڑھانی اور اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص طور پر ارشاد ہے کہ اپنے نفسوں کو رمضان کے مہینے میں قابو میں رکھو۔ یہ

ایک اور عبادت

ہے۔ پھر کثرت سے صدقات دینے کی سُنّتِ نبویؐ ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھے۔ ہر وقت ہی سخاوت کیا کرتے تھے۔ لیکن رمضان کے مہینے میں تو آپؐ کی سخاوت اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہوتی تھی۔ یہ بہت ساری عبادتیں جب اکٹھی ہو گئیں اور آپؐ کی سُنّت میں آپؐ کی امت نے بھی ماہِ رمضان میں حتی المقدور عبادتیں کیں تو خوشی کے سامان پھر دو پہلو سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک اُن کے لیے جن کی یہ عبادات مقبول ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کی خوشخبری بھی دے دیتا ہے براہ راست یا کسی اور ذریعہ سے۔ یا ان لوگوں کے لیے جن کے لیے حدیث میں آتا ہے کہ جس قسم کا تم مجھ سے ظن رکھو گے، مَیں اُسی قسم کا تم سے سلوک کروں گا۔ تو دوست کہتے ہیں کہ ہم نے حقیر کوششیں اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیں۔ ہم اپنے ربّ سے اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری یہ حقیر پیشکش ہمارا ربّ قبول کرے گا اور ہمیں اس پر انعام دے گا اور اپنی رحمت کا ہم سے سلوک کرے گا اور اس طرح پر

عید کا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔

جب خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے تو جو عبادت کرنے والا ہے اُسے بھی علم دیتا ہے اور بعض دوسروں کو بھی علم دیتا ہے۔

ہمارے لٹریچر میں ہے کہ شروع زمانے میں ایک بزرگ ولی اللہ تھے۔ خدا تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوتا تھا۔ وہ ایک دفعہ حج کرنے گئے تو حج کے دوران خانہ کعبہ میں اُن کو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اس سال جتنے لوگ حج کرنے آئے ہیں سب کے حج ردّ کر دیئے گئے۔ کسی کا حج بھی قبول نہیں کیا گیا۔ وہ بڑے پریشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی خبر یہ دی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اُن کو یہ فرمایا کہ ہمارا ایک غریب بندہ دمشق کے شہر کی فلاں گلی کے فلاں مکان میں ہے وہ حج کرنے نہیں آسکا لیکن ہم نے اس کا حج قبول کیا اور اس کے طفیل اَور بہت سے لوگوں کا حج بھی قبول کر لیا ہے۔ جب حج کے دن گزر گئے اور لوگوں نے ارکانِ حج پورے کر لیے تو اُن کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ مَیں جا کر اس شخص کو تو دیکھوں کہ جس کی وجہ سے

ہمارا حج بھی قبول ہو گیا

یعنی خدا تعالیٰ کا ولی، الٰہی پیار کو حاصل کرنے والا اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ تیرا حج بھی قبول نہیں ہوا، قبول ہوا ہے تو اس شخص کی وجہ سے ہُوا ہے۔ غالباً ان کو کشف میں اس شخص کے گھر اور گلی کا پُورا نظارہ دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ وہ حج کرنے کے بعد دمشق پہنچے اور اس کو تلاش کیا۔ اس کے گھر پہنچے تو دیکھا وہ ایک غریب شخص ہے۔ جھونپڑی کے اندر رہنے والا خاندان ہے۔ اس کو جا کر کہنے لگے کہ تمہارا حج کرنے کا ارادہ تھا؟ اُس نے کہا ہاں ارادہ تو تھا۔ انہوں نے کہا لیکن تم حج کر نہیں سکے۔ کہنے لگا ہاں نہیں جا سکا۔ پوچھا کیوں نہیں جا سکے؟ کہنے لگا کہ

حج کرنے کا بڑا شوق تھا،

یہ خواہش تھی کہ مَیں اس عبادت کی بھی توفیق پاؤں اس لیے آنہ آنہ، اٹھنی اٹھنی، روپیہ روپیہ (ہم اپنی زبان میں بات کرتے ہیں اُن کے سکّے تو اَور تھے) جوڑ کر سالہا سال کے بعد اس سال میرے پاس اتنی پونجی جمع ہو گئی کہ مَیں (حکم ہے کہ زادِ راہ کا میسّر آنا ضروری ہے) حج کر سکتا تھا۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ مَیں حج کرنے جاؤں۔ مَیں حج پر جانے کو تیار تھا۔ میرے گھر کے پہلو میں میری طرح ہی کا ایک غریب آدمی رہتا ہے۔ میری بیوی حاملہ تھی۔ میرے ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو اُٹھی۔ بعض دفعہ حاملہ عورت کو اتنی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر پُوری نہ کی جائے تو بچے پر اُس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ میری بیوی نے کہا ہماری دوستی ہے۔ ان کے گھر گوشت پک رہا ہے وہاں سے تھوڑا سا سالن لے آؤ، میری خواہش پوری ہو جائے۔ وہ کہنے لگا ہم بھی روکھی سُوکھی کھانے والے تھے اس لیے مَیں نے برتن اُٹھایا اور اپنے ہمسائے کے گھر میں گیا اور اس کو ساری بات بتائی کہ اس طرح میری بیوی کے دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے۔ مجھے کچھ تھوڑا سا سالن دے دو۔ اس نے کہا نہیں! مَیں تمہیں سالن نہیں دوں گا۔ مَیں نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا بات یہ ہے کہ

ہم تین دن سے بھوکے تھے

اور رات کو بھی مشکل سے بچوں کو بہلا پھسلا کر بھوکا سُلایا۔ صبح اٹھے تو ہمارے گھر کے عین سامنے ایک گدھا مرا پڑا تھا تو میری بیوی نے کہا اب ہماری حالت ایسی ہے کہ اسلام نے ایسی حالت میں حرام گوشت کھانے کی بھی اجازت دی ہے تم مرے ہوئے گدھے کا گوشت لے آؤ مَیں سالن پکاتی ہوں۔ بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ اس گوشت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس یہ تو مرے ہوئے گدھے کا گوشت ہے میری تو اضطراری حالت تھی اور ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس قسم کے گوشت کے کھانے کی اجازت دی ہے مگر تمہارے گھر میں روکھا سوکھا کھانے کیلئے ہے۔ تمہیں ایسا گوشت کھانے کی اجازت نہیں۔ اس لئے تمہیں مَیں نہیں دے سکتا۔ اُس نے اُس بزرگ کو کہا کہ میری طبیعت پر

اس کا اتنا اثر ہوا

کہ مَیں نے وہ تھیلی جو زادِ راہ کے لئے اشرفیوں کی بھر کر رکھی ہوئی تھی، گھر سے وہ تھیلی اٹھا کر اپنے ہمسایہ کو دیدی اور حج پر نہیں گیا۔ اب دیکھو خدا تعالیٰ نے اس شخص کا حج قبول کیا اور اس کی خاطر اَور بہت ساروں کا حج قبول کیا۔

پس بعض لوگوں کی قبولیتِ دعا یا قبولیتِ عبادت یا قبولیتِ ایثار کا یہ عالم ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے لئے اپنے بندہ کے دل میں محبت اور اخلاص اور پیار دیکھتا ہے تو اُس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس کی اطلاع دیتا ہے اور بعض دفعہ اطلاع نہیں بھی دیتا۔ جن کو اطلاع نہیں دیتا، اُن میں سے بھی بہتوں کی دعائیں قبول ہوئی ہوتی ہیں لیکن بعض کی نہیں بھی ہوتیں۔ تب بھی خدا کا ہر بندہ جسے خدا نے کہا ہے حسنِ ظن رکھو، اس حسنِ ظن کی وجہ سے وہ عید کرتا ہے خوشی مناتا ہے۔ خدا نے کہا ہے کہ رمضان کی عبادت کی تھوڑی یا بہت تمہیں توفیق ملی اب مَیں تمہارے لئے ایک دن قبولیت کی علامت کا رکھتا ہوں۔ اس دن تم خوشیاں مناؤ۔ یہ انفرادی عید ہے

اُمّتِ محمدیہ میں اجتماعی عیدیں

بھی شروع دن سے آتی رہی ہیں کہ جس وقت مثلاً ۲۰ سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے، آپؐ نے نہایت ہی سخت تکالیف کا سامنا کیا اور اس کے بعد جب مکّہ فتح ہوا تو اس وقت آپؐ کے مخالفین میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ وہ آپؐ کا مقابلہ کرتے۔ انہوں نے بغیر لڑائی کے ہتھیار ڈال دیئے۔ آپؐ اتنی طاقت میں تھے خدا کے فضل اور رحمت سے اور دشمن اتنا مغلوب ہو چکا تھا اپنی سوچ میں بھی اور اپنے خیالات میں بھی اور سمجھتے تھے کہ اب وہ اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اُس دن آپؐ نے جو اُن سے سلوک کیا وہ یہ تھا کہ جاؤ تم سب کو مَیں معاف کرتا ہوں۔ پس یہ دن مسلمانوں کے لئے

بڑی زبردست عید

کا دن تھا۔ عید الفطر اور عید النحر سے بھی زیادہ خوشیوں کا دن تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی شان دکھائی۔ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے بے گھر کئے گئے اور اپنے رشتہ داروں سے جُدا کئے گئے اور جن کو قتل کیا گیا اور ننگا لٹا کر ان پر تپتے ہوئے پتھر رکھے گئے، اس حالت سے خدا تعالیٰ نے ان کو نکالا اور اس قسم کی فتح عطا کی کہ جس کی مثال دنیا میں کم ہی ملتی ہے۔

پس یہ اجتماعی عید ہے جسکی امّتِ مسلمہ نے بڑی خوشی منائی ہو گی۔

ایک عید کا دن

ہے جو بار بار آتا ہے۔ اور جو شیطان ہے اس کو خدا تعالیٰ نے پہلے دن سے اجازت دی ہے، وہ بار بار حملے کرتا ہے۔ اور وہ اجتماعی عیدیں مناتے ہیں مثلاً ہر بزرگ جو دنیا میں مختلف اوقات میں مختلف علاقوں میں بدعات کے خلاف جہاد کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور کامیاب ہوا وہ اس علاقہ کے مسلمانوں کے لئے بڑی زبردست عید کا دن تھا۔ بڑی خوشیوں کا دن تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

بدعات کے خلاف جہاد میں

میں اُن کو کامیاب کیا اور ان کی کوششوں کو اور قربانیوں کو اور ایثار کو اور اُن کے اس فعل کو کہ انہوں نے اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے حضور، دین کو قائم کرنے کے لئے، پیش کی تھیں، قبول کیا۔ اس قبولیت کے بعد جو دن اُن کے اوپر آئے، وہ قربانیوں کے دن تھے۔ ہماری تاریخ میں یہ عیدیں بھی علاقے علاقے میں، قوم قوم میں بکھری ہوئی ہیں یہاں تک کہ ہمارے زمانے میں (سیدنا حضرت اقدس.....) کی بعثت ہوئی اور اس کے ساتھ غلبۂ اسلام کا ایک عظیم جہاد شروع ہو گیا۔ اس وقت سے اب تک جب بھی خدا تعالیٰ اپنے خاص فضلوں اور نشانوں کے ساتھ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر جماعت احمدیہ کا ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے، ہمارے لئے ایک اجتماعی عید کا دن ہوتا ہے۔

(سیدنا حضرت اقدس.....) کے خلاف

ساری دنیا اکٹھی ہو گئی۔

کیا مسلمان اور کیا عیسائی، کیا ہندو اور کیا سکھ، سب کے سب مخالف ہو گئے۔ اُس وقت کون تھا جس نے آپ کا ساتھ دیا۔ کوئی نہیں تھا۔ آپ اکیلے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ جو ساری طاقتوں کا مالک ہے وہ آپ کے پیچھے کھڑا تھا اور ایسا بار بار ہوتا رہا۔ ہماری ساری تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے

ایک واقعہ یہ ہے

کہ ایک دفعہ آپ دہلی تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے بارہ ساتھی تھے۔ وہاں کے علماء نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مناظرہ کریں۔ تقاریر ہوں گی۔ آپ نے کہا میں تمہارا مہمان ہوں۔ تم حفظِ امن کی ذمہ داری لو تو ٹھیک ہے۔ تم جہاں کہو میں آجاؤں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ ہم ذمہ دار ہیں کہ کوئی بدامنی نہیں پیدا ہو گی۔ چنانچہ وقت مقرر کیا اور عین اس وقت جب آپ کوٹھی میں تھے (یہ پرانے زمانے کی ایک حویلی تھی جس کے دو احاطے تھے یعنی باہر کی بھی دیوار تھی اور پھر اندر زنانہ حصہ کی بھی دیوار تھی۔ وہاں رہتا کوئی نہیں تھا۔ آپ ہی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے) مخالفین نے اوباش نوجوانوں کو بھیجا اور ان "شیروں" نے جو کئی سو کی تعداد میں تھے ان بارہ آدمیوں پر حملہ کیا۔ باہر کی دیوار توڑی اندر داخل ہو گئے اور جو دوسرا دروازہ تھا اندر کی چار دیواری کا اس کو توڑنے کی کوشش کر رہے تھے تو

کوئی الٰہی تدبیر ہوئی

ہمیں نہیں پتہ کیا ہوئی۔ لیکن وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ ادھر علماء نے شور مچا دیا کہ وقت پر مناظرہ کیلئے نہیں پہنچے۔ تم نے حفظِ امن کی ذمہ داری لی تھی، گھر پر حملہ کروا دیا تو آتے کیسے۔ پس یہ بھی عید کا دن تھا اور عید کا دن اس طرح بنا کہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا اور پورا نہیں کیا۔ اب ہم تجھے کہتے ہیں کہ تو ہماری حفاظت میں ہے۔ تجھے ہماری عصمت حاصل ہے۔ اس لئے ان سے کہو تم جہاں کہتے ہو میں اپنی ذمہ داری پر وہاں آجاتا ہوں انہوں نے کہا جامع مسجد دہلی میں آجائیں۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ کچھ لوگ

دہلی کے شرفاء

تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ صرف شرارت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ وہ بھی وہاں پہنچے اور بغیر کہے حکومت نے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے انگریز ایس پی کو بھیجا وہ پولیس لے کر پہنچ گیا انتظام کرنے کے لئے۔ آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور وہ باہر پھر رہے تھے اور جھگڑا کیا اور شرائط نہ مانیں۔ آخر دہلی کے جو غیر احمدی رؤسا تھے انہوں نے کہا۔ یا حضرت! یہ تو شرارت کر رہے ہیں۔ انہوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ کافی دیر ہو گئی ہے، آپ چلیں تو انہوں نے حملہ کیا۔ (سیدنا حضرت اقدس.....) اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آرام سے گھر آگئے لیکن کچھ لوگ زخمی ہوئے ان کی شرارتوں سے اور پتھراؤ سے۔ اور وہ زخمی ہونے والے پولیس والے تھے جو وہاں امن قائم کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ (حضرت اقدس.....) اور آپ کے ساتھیوں کو خراش تک نہ آئی اور آرام سے گھر واپس آگئے۔ کیونکہ خدا نے فرمایا تھا کہ میں تمہاری حفاظت کرنے والا ہوں، جاؤ جہاں یہ کہتے ہیں۔ تو چلے گئے دلیری کیساتھ۔ پہلے بھی آپ نے کوئی پرواہ نہیں کی ہو گی۔

پس یہ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور

خدا تعالیٰ کے پیاروں کی شان

ہوتی ہے اور ان کی جماعتوں کی بھی کہ وہ ڈرتے کسی سے نہیں۔ خدا تعالیٰ انکی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) کا جو جلسہ مصلح موعود ۴۴ء میں دہلی میں ہوا تھا اُس پر چالیس ہزار آدمیوں نے حملہ کیا تھا۔ اور میں تھا اُس وقت خدام الاحمدیہ کا صدر۔ میں کچھ رضا کار لے کر حفاظت پر مامور تھا۔ میں نے ان کو ہدایت کی کہ کسی سے لڑنا نہیں۔ ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ کسی کو کچھ کہیں۔ لیکن ان کو اتنا قریب بھی نہیں آنے دینا کہ اگر پتھر پھینکیں تو ہمارے پنڈال میں آکر گریں۔ اس سے ابتری پھیلے گی۔ چنانچہ پرے کھڑے ہو گئے اور ایک وقت میں حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) کو خیال آیا کہ بہت زیادہ نوجوان باہر نہ چلے جائیں تو آپ نے کہا کہ سو سے زیادہ خدام باہر کھڑے نہ ہوں۔ لاؤڈ سپیکر کام نہیں کر رہا تھا جسکی وجہ سے وہاں خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ تو خیر خدام دوڑے ہوئے میرے پاس آئے کہ

حضرت صاحب کا یہ حکم ہے

میں نے کہا ٹھیک ہے ابھی دیکھتے ہیں۔ پہلے میں نے بھی نہیں دیکھا تھا۔ بس ساتھی لئے تھے اور کام شروع کر دیا تھا۔ جب گنتی کی تو ہم سب ستر تھے۔ سو بھی نہیں تھے اور ۴۰ ہزار کا مجمع ہمارے سامنے تھا۔ خوف اگر کسی کے دل میں تھا تو اُن کے دل میں تھا ہمارے دل میں نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نشان دکھاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے نشان بھی اور بڑے بڑے بھی۔ خدا تعالیٰ کا ایک نشان میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے دُور سے دیکھا۔ ہم سے غفلت یہ ہوئی کہ عورتیں جلسہ میں شامل ہوئی تھیں اور قنات تھی open space میں۔ ڈبل قنات لگائی ہوئی تھی ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت نے۔ ایک تو عورتوں کے جلسہ گاہ کے اردگرد تھی اور ایک قدم وہاں سے ہٹ کر دوسری قنات لگائی ہوئی تھی۔

اچانک میری نظر پڑی

تو مَیں نے دیکھا وہاں ہمارا کوئی رضاکار نہیں۔ اور ایک پہلوان ۳-۴ من کا بڑا مضبوط، دُور سے دیکھا کہ وہ تیر کی طرح سیدھا عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے دوڑا چلا جا رہا ہے۔ اُس وقت وہاں کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ ہم نے کہا دیکھیں یہاں ہوتا کیا ہے۔ خدام تو بکھرے ہوئے تھے۔ اس لئے ہم نے کہا دیکھتے ہیں۔ بڑی استغفار کی کہ غفلت ہوگئی ہے۔ وہاں وہ قنات کے پاس گیا اور جھکا اور قنات کے بانس کو اکھاڑا اور ہمیں دور سے یہ نظر آیا کہ کسی نے اندر سے سوٹی ماری ہے اس کے سر پر اور وہ واپس بھاگا۔ مَیں حیران کہ وہاں رضاکار کوئی ہے نہیں اور وہاں کوئی عورت آ گئی سوٹی مارنے کے لئے۔ آخر بات کیا ہوئی ہے۔ بہت استغفار کیا کہ وہاں رضاکار کھڑا کرنا چاہیئے تھا۔ جب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس نے جھٹکے کیساتھ بانس کو زمین سے باہر نکالا تھا وہ دیمک خوردہ تھا۔ جھٹکے سے وہ اپنے نصف سے ٹوٹا اور اسی بانس کا اوپر کا حصہ اس کے سر پر پڑا اور اس طرح وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ تمہاری قربانی قبول کرتا ہوں اور اس طرح بھی خدا اپنی

قبولیت کا اظہار

کرتا ہے خدا کہتا ہے جہاں تم نہیں پہنچتے وہاں میرے فرشتے پہنچ جاتے ہیں۔ بہت سی چیزیں دیکھیں۔ ان باتوں کے متعلق کئی گھنٹے تقریر کر سکتا ہوں جو میرے حافظے نے یاد رکھی ہوئی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے نشان ہیں۔

مَیں آپ کو بتا یہ رہا ہوں کہ ایک اجتماعی عید ہوتی ہے۔ لیکن آج کی عید انفرادی عید ہے۔ ہر فرد نے خدا تعالیٰ کی عبادت کی، اس کی تسبیح کی اور اس کی تحمید کی، اس کے حضور جھکا، اس سے دعائیں مانگیں، اس سے خیر و برکت کو چاہا اپنے لیے، اپنے خاندان کے لیے، جماعت کے لیے، دنیا کے لیے بھی۔ بہرحال یہ عبادتیں انفرادی ہیں۔ اکٹھا جو کیا ہے تو وہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اور نماز تراویح کو اکٹھا کر دیا۔ باقی تو فرد فرد کی عبادت ہے۔ لیکن

اجتماعی عیدیں بھی آتی ہیں

اور اسی طرح بار بار آتی ہیں۔ اور ان کا بعد میں یہ نقشہ بنتا رہا ہے چودہ سو سال میں کہ خدا تعالیٰ ایک فتح عطا کرتا ہے، پھر کچھ عرصہ کے بعد ظلمات کی یلغار ہوتی ہے یعنی مخالف حملہ کرتے ہیں بڑا سخت حملہ۔ بڑا منصوبہ، بڑے پیسے، پیچھے بڑی طاقت، اقتدار، حکومتیں ان کے قبضے میں ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی پیاری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہمارے پاس چونکہ خدا ہے اس لیے سب کچھ ہمارے پاس ہے، تو ہم ان کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔

فلا تخشوھم واخشون

کی آواز ان کے کان میں پڑتی ہے اور وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ آرام سے بیٹھے رہتے ہیں۔

۷۴ء کے واقعات کا آپ کو زیادہ تفصیل سے علم نہیں ہے۔ ہم نے تو ۲۴، ۲۴ گھنٹے لگاتار ایک دن کے بعد دوسرے دن

خدا تعالیٰ کے نشان

دیکھنے میں اپنا وقت گزارا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بڑی شان نظر آتی تھی۔ خدا تعالیٰ احمدیوں کی جانوں کی حفاظت کرتا تھا۔ وہ انکے مال کی قربانی لے لیتا تھا۔ بعض کی جانوں کی قربانی بھی لی۔ لیکن اگر یہی دنیا ہو اور مرنے کے بعد کوئی اور دنیا نہ ہو پھر تو TOTAL LOSS ہو گیا نا۔ لیکن اگر مرنے کے بعد بھی دنیا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں اور وہ زندگی اس سے ہزار درجہ بلکہ کروڑ درجہ بلکہ بے شمار درجہ زیادہ حسین اور زیادہ اچھی اور زیادہ سُکھ والی، زیادہ پیار والی، زیادہ سرور اور لذتوں والی ہے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن وہ بھی بہت کم لیا اور دنیا حیران ہو گئی یہ ہو کیا رہا ہے۔ بعد میں اُس وقت کی حکومت بڑے بڑے پھنے خاں ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ کہ بات کیا ہوئی ہم نے تو ان کو مار کر پھینک دیا تھا پہلی طرف۔ لیکن اُن کے اُوپر

اثر ہی کوئی نہیں۔

اور حکومت کے اسی طرح وفادار۔ ایک دوست اپنے ساتھی وزیر سے کہنے لگے اگر تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا تو کیا تم مُلک کے وفادار رہتے۔ وہ کہنے لگا بالکل نہ رہتا، یہ احمدی پتہ نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ ہم نے تمہاری خاطر تو تم سے وفا نہیں کرنی۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے کہا کہ جس ملک میں رہو اس سے خیر خواہی کرو، ہر انسان سے پیار اور محبت کا سلوک کرو، کسی کو دُکھ نہ پہنچاؤ، اپنی دعاؤں کیساتھ اور جتنی تم میں ہمت اور طاقت ہے اسکے ساتھ دکھوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے

خدا نے ہمیں یہ تعلیم دی

ہے۔ ہم اپنے خدا کی خاطر ساری دُنیا کے دُکھ سہہ لیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کے لیے تیار نہیں۔ اس لیے اس قسم کے حالات پیدا ہوتے ہیں تو پھر عید کا سماں ہمارے لیے پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اور حالات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اور عید۔

پارٹیشن ہوئی ۴۷ء میں تو جو لوگ اس آگ میں سے گزرے ہیں وہی جانتے ہیں کہ کیا ہوا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ ہجرت کرنی تھی۔ وہ ہجرت کی۔ چھوڑ دیا وہاں اپنا سارا کچھ۔ کیا ہیں دُنیا کے مال۔ یہ تو کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ اصل تو خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں جو خالی نہیں ہوتے۔ وہ پھر دے دیتا ہے۔ تو سب کچھ چھوڑ کر آ گئے تھے۔

خدا تعالیٰ نے سب کچھ دے دیا۔

جن احمدیوں سے خدا تعالیٰ نے ۴۷ء میں قریباً ہر چیز کی قربانی لے لی تھی انکو پھر سے ہر چیز دیدی اور وہ گھاٹے میں نہیں رہے۔

اور توفیق دی یہ کہ وہاں ایک بھامڑی گاؤں تھا۔ وہ ہماری بڑی مخالفت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جلسہ کے موقع پر حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور سید زین العابدین صاحب وہاں گئے ہوئے تھے ان کو بھی مار پڑ گئی تھی۔ اس قسم کی حرکتیں وہ گاؤں کیا کرتا تھا۔ اور ۴۷ء میں مَیں نے اُن کو تنبیہ کی کہ

دیکھو خطرہ ہے ہوشیار ہو جاؤ۔

بھامڑی گاؤں میں دو نمبرداریاں تھیں ایک مسلمانوں کی اور ایک سکھوں کی۔ اور یہ مسلمان سکھوں سے مسلمان ہوئے ہوئے اور اب بھی کسی کا چچا اور ماموں سکھوں میں تھے۔ وہ کہنے لگے کہ سکھ کہتے ہیں تم ہمارے جدی پُشتی رشتہ دار تمہیں ہم نے کیا کہنا ہے، تم آرام سے بیٹھے رہو۔ اور مجھے خبر آتی تھی کہ سکھوں نے اُن پر حملہ کرنا ہے۔ اُنکو بڑا سمجھایا کہ وقت پر نکل آؤ۔ سامان جتنا بچا سکتے ہو یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمتی سامان کے علاوہ باقی سامان چھوڑ کر آجاؤ۔ لیکن وہ نہ مانے اور ایک دن انکو خود ہی پتہ لگ گیا کہ سکھوں نے رات کو قتل کر دینا ہے۔ پھر جو کپڑے پہنے ہوئے تھے ان میں بھاگے اپنی عزتیں بچا کر اپنی عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ قادیان میں آگئے۔ اتنے دشمن تھے۔ وہاں آکر اُن کا جو سب سے بڑا لیڈر تھا وہ تھا تو زمیندار اور اسی قسم کا ذہن تھا، کوئی پڑھا لکھا یا خدا رسیدہ تو تھا نہیں۔ جو لاٹھی وہ ہمارے خلاف استعمال کرتا تھا وہی لاٹھی لے کر کھڑا ہو گیا، کہنے لگا اب

احمدیت کی صداقت

کا اس سے بڑا نشان تم نے اور کیا دیکھنا ہے، ساری عمر انکی مخالفت کرتے رہے اور آج اگر یہ نہ دیں تو ہم کھانا نہیں کھا سکتے، بھوکے مر جائیں۔ ہم نے انکو کپڑے دیئے۔ انکو گندم دی پسوا کر۔ گندم دے دی کہ اپنی مرضی سے پسوا لو ہمارے خرچ پر۔ رہائش کے لیے مکان دیئے۔ اس نے لاٹھی کے زور سے ایک لمبی چوڑی فہرست تیار کروائی اور انگوٹھے لگوا کر کئی سو آدمیوں کی فہرست بیعت کی حضرت مصلح موعود کے پاس بھیجی۔ آپ نے کہا اس حالت میں میں تمہاری بیعت لینے کے لیے تیار نہیں کہ یہ اپنے پر اعتراض لے لوں کہ جب تم پھنسے ہوئے تھے، تکلیف میں تھے، کچھ چارہ نہیں تھا اُن کے لیے، اس وقت ان کو احمدی بنا لیا۔ یہ تو جبراً احمدی بنانے والا کام ہے۔ اب

میں تمہاری بیعت نہیں لوں گا۔

اب بھی وہ لیڈر مجھے ملتا رہتا ہے۔ اور اب بھی وہ اسی دماغ کا آدمی ہے۔ کہتا ہے آپ نے اُس وقت بیعت نہیں لی تھی اب ہم نے احمدی نہیں ہونا۔ مگر یہ عید تھی ہمارے لیے اور اس آگ میں سے جس کو دُنیا آگ سمجھتی تھی اس میں ہمارے لیے عید نظر آرہی تھی۔

پس اجتماعی عیدیں اس طرح آتی ہیں۔ ان کے لیے قربانی کرنی پڑتی ہے ایک فرد کو ایک مہینہ بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ تو جو جماعتی اور اجتماعی عید ہے اس کے لیے تو بہت زیادہ

قربانیاں کرنی پڑتی ہیں

ہمارے خدا میں جو طاقت ہے وہ اپنی قدرت کا نشان دکھائے گا۔ اس لیے ہمیں تو کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر دُنیا کی خاطر یہ دھندا ہوتا تو پھر ہمیں فکر ہونی چاہیے تھی کہ ہماری دکان لٹ گئی تو کیا کریں گے۔ لیکن جب ہے ہی خدا کا سب کچھ تو خدا آپ ہی حفاظت کرے گا۔ اُس نے ناکام کرنے کے لیے تو مہدی کو نہیں بھیجا دُنیا میں اسلام نے غالب آنا ہے اور جماعت احمدیہ کو اس لیے قائم کیا گیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارتیں دی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بھولا نہیں۔ بعض لوگ بھول جائیں تو اُن کی بدقسمتی ہے

احمدیوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے

جس نے انہیں ۹۰ سال سے ہزاروں دفعہ ایسے موقع پر بچایا کہ جب بچنے ظاہری صورت میں کوئی امکان نہیں تھا۔ وہ خدا سوتا نہیں۔ وہ خدا کمزور نہیں ہوتا۔ وہ اونگھتا بھی نہیں۔ قرآن کریم نے اسکی یہ شان بیان فرمائی ہے اس کی طاقت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ وہ اسی طرح زندہ، بیدار، سارے قوں والا ہے۔ اس کا حکم اب بھی اس یونیورس میں چل رہا ہے۔ وہ جب کہتا ہے کہ

میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں

تو جس طرح وہ پہلے مدد کرتا تھا اب بھی مدد کرے گا۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ہم قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ بچنے کی جائز تدابیر کریں۔ یہ نہیں کہ تدبیر ہی نہیں کرنی۔ تدبیر کرنے کا بھی ہمیں حکم ہے۔

۷۴ء میں بھی باہر کی جماعتوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا تھا دنیا میں ظلم کو روکنے کے لیے دنیا کے ضمیر کو جگانے کی کوشش کی تھی۔ وہ تو کام ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن ہمیں یہ فکر نہیں ہے کہ ہم ناکام ہو جائیں گے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ خدا کہتا ہے کہ تم ناکام نہیں ہو گے، خدا تعالیٰ کہتا ہے مہدی علیہ السلام کے ذریعہ میں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا۔ اور وہ خدا جو نشان دکھا رہا ہے وہ اب بھی جماعت کے اندر اپنے نیک بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اُن کو ہدایت کرتا ہے اب ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں

مغربی افریقہ کے دوست۔

یہ گواہ ہیں کہ ۷۴ء میں خدا نے مجھے ایک نئی سکیم چلانے کے لئے حکم دیا تھا۔ اور اس سے پہلے کے اور بعد کے حالات میں زمین آسمان کا فرق پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی برکتیں ڈالیں اور جماعت میں وسعت پیدا ہوئی اور جماعت کا وقار قائم ہوا۔

پس خدا تعالیٰ تو اپنا کام کر رہا ہے۔ وہ بڑی حکمتوں والا ہے۔ ہمیں کہتا ہے انگلی کٹوا کر شہیدوں میں داخل ہو جاؤ اور میرے پیار کو حاصل کر لو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان

حقائق کے سمجھنے کی توفیق

عطا کرے۔ اور ایک احمدی سے خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کہ وہ اُسکے حضور پیش کرے اُن حالات میں، وہ اُسکے حضور پیش کرنے کی توفیق پائے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے جو بہترین انعامات کی بشارتیں اور وعدے دیئے گئے ہیں اُن کو حاصل کرنے والے ہم بنیں اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہم بنیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور کی اقتدا میں اجتماعی دعا ہوئی اور دعا کے بعد حضور نے ازراہ شفقت احباب کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔

عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ

(۱) عید فنڈ ہر دو مد سے انکی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرما کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۲۴ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے جو دو مد پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۱۲ روپے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔

بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

عرق ہاضمون۔ شیریں۔ خوشذائقہ
دیسی جڑی بوٹیوں سے کشید کردہ
چھوٹے بچوں کی ہر مرض کا شافی علاج۔ فوری آرام
اسے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
تیار کردہ نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس
فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خدام
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

آنکھ کا اپریشن
بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی بیدیاں گولبازار ربوہ فون ۶۰۰۷

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹنبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ ..... بالمقابل تھانہ اچھرہ ..... لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز
۴۰۴۴۵
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کی اطمینان بخش • اوور ہالنگ • ڈنٹنگ • پینٹنگ الیکٹرک
• ویل بیلنسنگ • ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
۔ عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت
درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے
لینڈ مارکس
فون ۵۴۰۸۳۴ ۵۴۰۸۶۶
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶ کراچی نمبر ۴

ممتاز
ایسے مریض جو کسی بھی پیچیدہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہوں جو مین اور امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے کامیاب علاج کے لئے مفصل علامات بمعہ جوابی لفافہ بھیج کر مشورہ مفت حاصل کریں۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد جگہ
دواخانہ حکیم نظام جان
زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برٹش ایئرویز

• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔

ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳

Information Office

British airways

We'll take more care of you

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• رہائشی پلاٹس
• مکانات اور
• زرعی اراضی

کی خرید و فروخت کیلئے

آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے

چشم براہ

صدیق اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ

فون دفتر:- ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰

پروپرائیٹر:- چوہدری محمد صدیق

راولپنڈی اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز

قریشی پراپرٹی سنٹر

ظفر الحق روڈ راولپنڈی

زرعی سکنی جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے:

بلال اسٹیٹس ربوہ

فون: ۵۰۸ ، گھر: ۴۰۵

کئی سال سے آپکی

بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

۵۳۵

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

• فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

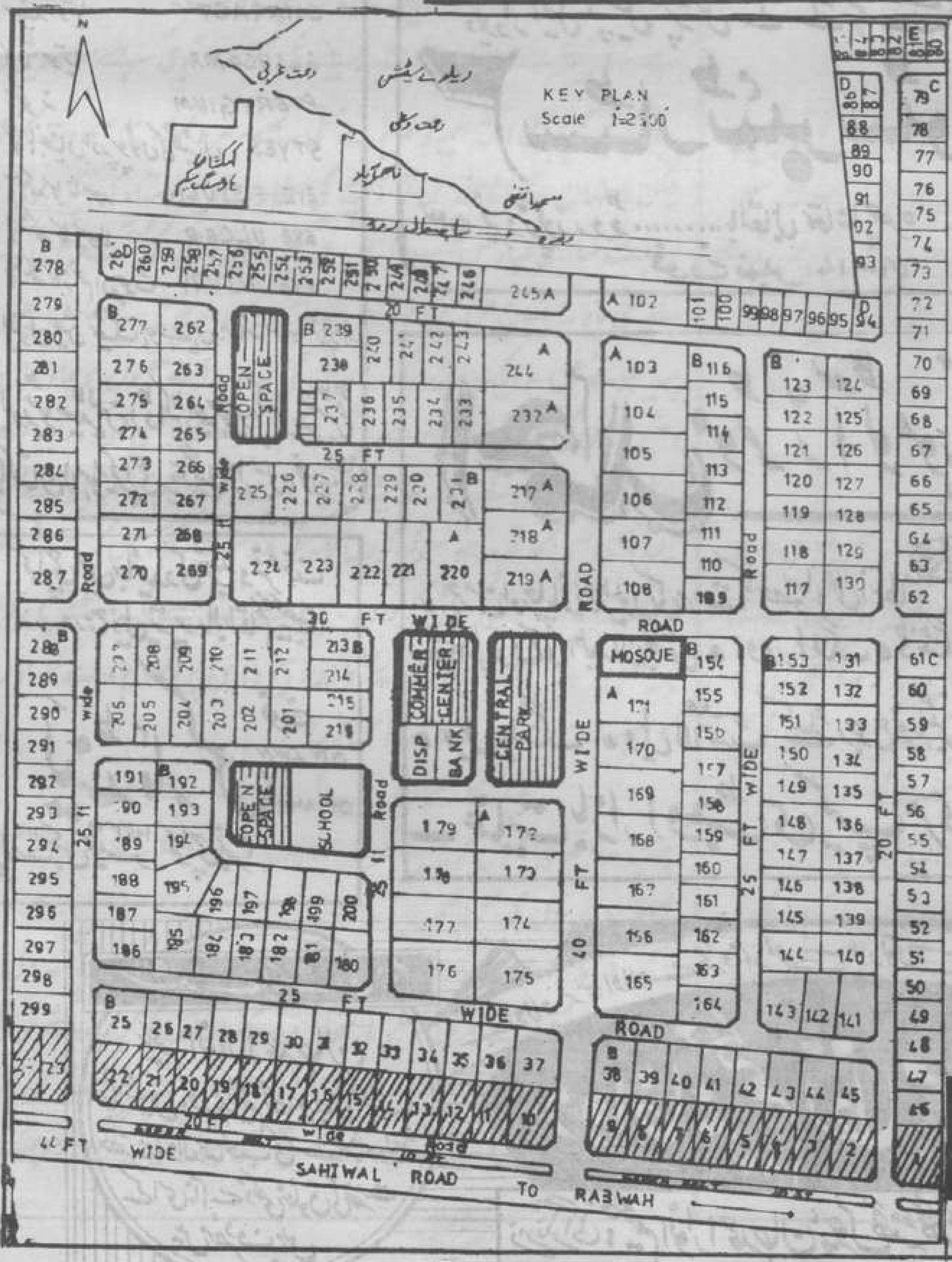

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH

SCALE 1=150'

		SIZE		no of Plot
1	One kanal plots	100×55	A	33
2	10 Marla Plots	70×40	B	170
3	10 Marla shops cum Residential	70×40		24
5	7 Marlas Plots	55×35	C	34
6	5 Marla Plots	50×28	D	32
7	3 Marla	45×22	E	6
	Mohala Shops	20×12		6
	Commercial center			1
	Publick Building			3
	Bank			1
	TOTAL NO OF PLOTS			310
	Residential Plots			299

MEMO - NO حکومت پنجاب سے منظور شدہ DG/H&PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

خوشخبری: ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی۔ بجلی کی فراہمی، پکی سڑکیں، پکی نالیاں

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں

مزید معلومات کیلئے:

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ

فون آفس: ۴۹۸ رہائش: ۴۷۸